سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۵ جون بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

کل حضور نے ۲۲ مربیان سلسلہ کو شرف زیارت بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فتح مکہ کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عفو و درگذر کا عدیم المثال نمونہ دکھایا

قوت و طاقت رکھنے کے باوجود آپؐ نے اپنے جانستان دشمنوں کو چھوڑ دیا

"ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکہ والوں نے آپؐ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپؐ کو پہنچاتے رہے۔ آپؐ کے صحابہؓ کو سخت سے سخت تکلیفیں دیں جن کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے اس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپؐ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقعہ ملا تو اس وقت ان تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکہ والوں نے تیرہ سال تک آپؐ پر اور آپؐ کی جماعت پر کی تھیں آپؐ کو حق پہنچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپؐ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ ان کی تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے اس لئے اگر آپؐ میں قوت غضبی ہوتی تو وہ بڑا عجیب موقعہ انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے مگر آپؐ نے کیا کیا۔ آپؐ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کہا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے مکہ کے مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو دیکھو کہ قوت و طاقت کے ہوتے ہوئے کس طرح پر اپنے جانستان دشمنوں کو معاف کیا جاتا ہے۔ یہ ہے نمونہ آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ کا جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی۔" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

ضروری اعلان

تعلیم القرآن کلاس میں کم تعلیم والے احباب بھی شامل ہو سکتے ہیں

تعلیم القرآن کلاس کے اجراء کے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے جو اعلان ہو رہا ہے اس کے سلسلے میں احباب نوٹ فرمالیں کہ علاوہ فاضل یا گریجوایٹ اصحاب کے اگر کم تعلیم والے دوست بھی شامل ہونا چاہیں تو وہ بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں (تفصیلی اعلان اندر ملاحظہ ہو) (ناظر اصلاح و ارشاد)

وقف جدید کے وعدے جلد بھجوائیں: کیا آپ نے سال رواں کے وعدے بھجوا دیئے ہیں۔ اگر اب تک نہیں بھجوائے تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے تمام احباب جماعت کے وعدے لکھ کر بھجوا دیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

احباب جماعت کا فرض

میٹرک پاس بچے جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کے دولتمندوں اور درمیانی درجہ کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں۔ اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں اور علوم کی نہر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کی ہے۔ مندیوں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب اِدھر اُدھر بہہ کر

ضائع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں ضروری ہے کہ جماعت کا ہر طبقہ اپنے میٹرک پاس بچوں کا مستقبل خدمت سلسلہ کے لئے پیش کرے تاکہ انہیں جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلوا کر اور انہیں دینی تعلیم سے بہرہ ور کر کے بیرونی دنیا میں تبلیغ و تربیت کے لئے بھیجا جا سکے۔

جو دوست اس تحریک پر لبیک کہیں وہ اپنے بچوں کے نام اور ان کے ضروری کوائف سے وکالت تعلیم کو اطلاع دے کر ممنون فرما دیں۔ تاکہ اس پر مزید کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جون ۶۴ء

شکر گزار قوم

جسٹس محمد منیر کا "یاد رہنے والے ایام" کے زیر عنوان آجکل ایک مضمون پاکستان ٹائمز لاہور میں بالاقساط شائع ہو رہا ہے۔ آپ اس مضمون میں تقسیم کے حالات جو باؤنڈری کمشن کو درپیش آئے جس کے ایک ممبر آپ خود تھے بیان کر رہے ہیں۔ مضمون کی دوسری قسط کے آخر میں جو پاکستان ٹائمز ۲۲/۶/۶۴ میں شائع ہوئی ہے آپ نے فرمایا ہے:۔

"تقسیم کے "ریڈکلف آوارڈ" کا اعلان ۱۷ ؍اگست کو ریڈیو پر ہوا ــــ ماہ رمضان ختم ہو گیا تھا دوسرے دن عید تھی جو دعاؤں، شکریہ اور جشن کا دن تھا۔ میں عیدگاہ میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تو وہاں دیکھا کہ ایک پست قد شخص خطبہ عید کی بجائے سیاسی گلہ بازی سے اس مبارک دن کی بے حرمتی کر رہا ہے۔ وہ نہایت نفرت سے قائد اعظم کو مسٹر جناح مسٹر جناح کہہ کر پکارتا تھا اور انہیں خبردار کر رہا تھا کہ اس جدید ملک میں اس کی مرضی اور نمونے کا قانون اور حکومت نہ قائم کی گئی تو کیا نتائج برآمد ہوں گے چونکہ عوام اس کی تقریر سے اکتاہٹ کا اظہار کرنے لگے تھے اس نے اپنی تقریر ختم کر دی لیکن اسی وقت ایک مقامی وکیل صاحب مسٹر منٹو نے کھڑے ہو کر اس کو یاد دلایا کہ اس نے اپنی تقریر میں باؤنڈری کمشن کے آوارڈ کا کوئی ذکر نہیں کیا جس پر اس شخص نے تقریر جاری رکھتے ہوئے جو کچھ کہا اور میرے کانوں نے جو کچھ سنا وہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اس نے کہا:۔

"برطانوی حکومت نے ایک کمشن مقرر کیا کہ ملک کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں تقسیم کر دے۔ انہوں نے اس کمشن کا صدر اپنے ملک کے ایک باشندہ کو مقرر کیا اور ہندوستان سے ایک اور ممبر مقرر کیا جو عیسائی تھا دو ہندو اور ایک سکھ بھی کمشن میں شامل کئے گئے۔ اسکے مقابلہ میں وسیع کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے صرف ایک مسلمان کو مقرر کیا گیا۔ لیکن یہ مسلمان ممبر بھی ہندوؤں سے رشوت کھا گیا۔ میں اس کو برداشت نہ کر سکا یہی تو نماز عید ادا کرنے کے لئے گیا تھا نہ کہ ایک سیاسی دیوانے کی بکواس سننے۔

جب میرا اشتعال ذرا کم ہوا تو مجھ پر سوچ اور فکر کا عالم طاری ہو گیا اور میں سوچنے لگا کہ اگر اسلام دین ہے جیسا کہ وہ ہے اور دین اور سیاست ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اور پاکستان میں سیاسی اقتدار ان لوگوں کے ہاتھوں میں آجائے جو دین کو جانتے ہیں اور جن کو دین سکھانے والے سمجھا جاتا ہے اور جاننے والے ایسے ہی ہیں جیسا کہ یہ شخص جس کی تقریر ہم نے ابھی سنی ہے تو ان کا اور پاکستان کا خدا حافظ۔ کون ہے جو مغرب زدہ باغی ہونے کو ایسے مراکز پر ترجیح نہیں دے گا؟

اس کے کچھ عرصہ بعد ایک پروفیسر صاحب نے جنہوں نے اسی مضمون کے متعلق نوٹس کی کتابیں شائع کر کے جو وہ پڑھاتے تھے اور جس مضمون کے آپ ممتحن بھی تھے روپیہ کمایا۔ ایک مضمون اخبار میں شائع کیا جس میں اس عالم و فاضل پروفیسر نے لکھا کہ مسلمان باؤنڈری کمشن میں اس لئے ناکام ہوئے کہ کمشن کے مسلمان ارکان نالائق تھے جو قانون سے اتنے واقف نہیں تھے جتنے ہندو ارکان تھے۔

یہ تھا ہمارا انعام ہماری تین ہفتہ کی لگاتار بے خواب راتوں اور بے غذا دنوں کی محنت کا۔ میں نہیں جانتا کہ پروفیسر صاحب اس وقت کیا کہتے جب ان کی لاہور کی جائداد ہاتھ سے جاتی رہتی۔ تاہم مسلمان ایک شکر گزار قوم ہے پاکستان میں تو وہ گالیاں دیتی ہے مشرق وسطی میں قتل کرتی ہے!"

(پاکستان ٹائمز ۲۲/۶/۶۴)

جسٹس منیر نے اپنے مضمون میں یہ بھی بتایا ہے کہ شہر لاہور کو ہندوؤں کے چنگل سے بچانے کے لئے انہیں کس قدر تکلیف اٹھانی پڑی۔

افسوس ہے کہ جسٹس منیر نے اس خطیب کا صرف مختصر حلیہ ہی بیان کیا ہے مگر اس کا نام پردے میں رکھا ہے لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

بہر رنگے کہ جامہ خواہی می پوش
من انداز قدت را می شناسم

جس ملک میں ایسے ایسے محب وطن موجود ہوں اس کی فلاح و صلاح سے کس کو مایوسی ہو سکتی ہے۔ یاد رہے کہ باؤنڈری کمشن میں مسلمانوں کی طرف سے جسٹس منیر اور جسٹس دین محمد مرحوم شامل تھے۔ جسٹس منیر کا یہ مضمون ایک نہایت قیمتی دستاویز ہے۔ اور پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے تعلق میں تاریخی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ وہ پست قد خطیب جس کا جسٹس منیر نے ذکر کیا ہے یقیناً ان اہل علم حضرات سے تعلق رکھتا ہے جنہوں نے ڈٹ کر پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ ستم ظریفی یہ ہے یہی مخالفت کرنے والے ہیں جو اب پاکستان کو اپنے باوا جی کی وراثت سمجھتے ہیں اور جن لوگوں نے پاکستان کے لئے جدوجہد کی تھی ان کو مغرب زدہ کا خطاب دے کر لوگوں کے دلوں میں ان کی تحقیر کے جذبات ابھارنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انگریز کو چاہیئے تھا کہ ملک کا اقتدار ان کے ہاتھوں میں دے کر جاتے۔ اور جن لوگوں نے اس کے لئے کسی قسم کی زحمتیں اٹھائی تھیں انکو اقتدار کے پاس نہ پھٹکنے دیتے۔

یہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دین کا بھی اجارہ دار سمجھتے ہیں اور دین اس کو سمجھتے ہیں جو ان کی خام خیالیوں اور دور نگاریوں کی پیداوار ہے۔ جو اتنی بات بھی نہیں سمجھ سکتے کہ اگر کسی کو بہادری کی وجہ سے "شیر" کہا جائے تو یہ محض استعارہ ہوتا ہے۔ اور یہ شیر کی توہین نہیں بلکہ اسکی توصیف ہے۔

سب سے افسوسناک بلکہ خطرناک بات یہ ہے کہ یہ لوگ مذہب کے نام پر نیم خواندہ عوام کو جب چاہے تو ہر کسی کے برخلاف بھڑکا سکتے ہیں اور پاکستان کے آغاز سے ہی جیسا کہ جسٹس منیر کے بیان سے واضح ہوتا ہے یہ عوام کا خوف دلا کر برسر اقتدار طبقہ کو دھمکاتے چلے آئے ہیں اور نہایت افسوسناک امر یہ ہے کہ بعض صاحبان اقتدار فی الواقعہ ان سے متاثر ہوتے رہے ہیں۔ اور عدل انصاف سے ہٹ کر ان لوگوں کی خوشی کے لئے ایسے کام کر گزرتے رہے ہیں جس نے نہ صرف پاکستان کو بلکہ تمام عالم اسلام کو دنیا میں بدنام کر رکھا ہے۔ اور جس کی وجہ سے مہذب کہلانے والی دنیا فی الواقعہ اسلام دشمن بن گئی ہوئی ہے۔

یہی لوگ ہیں جو پاکستان میں عوام کو جھوٹ کے پلندے چھاپ چھاپ کر نا پسند لوگوں کے خلاف مسلمانوں کو اشتعال دلاتے ہیں اور جب لوگ اشتعال میں آکر کوئی حرکت کر بیٹھتے ہیں تو چپکے سے الگ ہونے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے کئے کی سزا نہ پا سکیں تاہم قدرت انتقام لے کر ہی چھوڑتی ہے۔

جسٹس منیر کی محولہ بالا عبارت میں جو آخری فقرہ ہے وہ نہایت درد انگیز ہے اور ان لوگوں کی ذہنیت کا ہو بہو نقشہ پیش

(باقی صفحہ پر)

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو

"اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے"

(رسالہ الوصیت)

جماعت احمدیہ کا اسلامی جہاد

اخبار تنظیم اہلسنت کے اعتراضات کے جواب

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

"تنظیم اہلسنت" لاہور نے ہمارے مضمون مطبوعہ روزنامہ الفضل مورخہ ۵ ارمئی ۱۹۶۴ء میں سے مندرجہ ذیل دو اقتباس نقل کئے ہیں :-

(۱) "پس ہر وہ مخلصانہ کوشش جہاد میں شامل ہے جو آسمانی قلمرو کی وسعت پذیری کے لئے کی جاتی ہے وہ کوشش مال، قلم، زبان، علم، جان یا تلوار میں سے کسی ذریعہ سے بھی کی جائے اس کے جہاد ہونے میں شبہ نہیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے مسلمان غور کریں تو انہیں قلم و لسان کے ذریعہ میدان جہاد میں سبقت لے جانے والی صرف جماعت احمدیہ ہی نظر آئے گی جو غیر معمولی بے سروسامانی کے باوجود چار دانگ عالم میں اسلام کا پرچم لہرا رہی ہے۔ پس یہ سچے مجاہدین کی جماعت ہے۔ اور اگر آج جہاد بالسیف کی شرعی صورت ہوئی۔ تب بھی یہی جماعت انشاء اللہ آگے آئے گی۔"

(۲) "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسلامی جہاد کی حقیقت واضح فرما کر ایک تو اسلام کی صحیح تعلیم پیش فرمائی۔ دوسرے آپ نے غیر مسلموں کے دل سے اندھی نفرت کو دور کیا جو اسلام کا نام سن کر ہی ان پر غالب آجاتی تھی۔ تیسرے آپ نے مسلمانوں کو امید کا پیغام دے کر ان کی ہمتوں کو بلند کیا۔ اور اس وقت کی انگریزی حکومت کے مسلمانوں کے خلاف جارحانہ عزائم کو نرم کرنے میں سنہری کارنامہ سرانجام دیا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے اصلاح نفس اور اشاعت دین کو جہاد اکبر اور جہاد کبیر قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کو ہر وقت اس جہاد میں مشغول رہنا چاہیئے۔"

ان عبارتوں کو نقل کرنے کے بعد مدیر رسالہ لکھتے ہیں کہ :-

"مندرجہ بالا اقتباسات میں کس قدر دجل سے کام لیا گیا ہے اور یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگر آج جہاد بالسیف کی ضرورت پیش آئی تو یہ جماعت آگے آئے گی۔ حالانکہ اس میں قطعاً کوئی صداقت نہیں بلکہ اس جماعت کے بانی نے جس کو انگریز نے منتخب فرمایا تھا صاف صاف اعلان فرما دیا کہ جہاد قطعاً حرام ہے۔ اور جہاد کا خیال بھی دل میں رکھنے والا اس جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ کے ص۳۹ پر ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو! خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اس واضح فتوے کے بعد امت مرزائیہ جہاد کو کیسے حلال قرار دے سکتی ہے؟"

(تنظیم اہلسنت لاہور جون ۱۹۶۴ء ص۷)

اس عبارت میں فاضل مدیر نے ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کے مطابق جہاد بالسیف کو ہمیشہ کے لئے اور قطعی طور پر اور ہر حالت میں حرام مانتی ہے۔ پھر انہوں نے اپنے اس خیال کی بناء پر دوسرا اعتراض یوں کیا ہے کہ جہاد بالسیف کی شرعی صورت پیدا ہونے پر بھی جماعت جہاد نہیں کرے گی۔ اگر یہ اعتراض نیک نیتی سے کئے گئے ہیں۔ تو ان کا جواب نہایت آسان اور بالکل واضح ہے اور اگر نیک نیتی پر ان کی بنیاد نہ ہو۔ تو پھر یہ مرض لاعلاج ہے۔ سو جواباً گزارش ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد اکبر، جہاد کبیر یعنی اصلاح نفس اور اشاعت اسلام کے جہاد کو ہمیشہ کے لئے بلا شرط ضروری قرار دیا ہے۔ البتہ جہاد اصغر یعنی جہاد بالسیف کو مشروط ٹھہرایا ہے۔ جب وہ شرطیں پائی جائیں گی تو جہاد بالسیف فرض ہوگا۔ اور جب وہ شروط معدوم ہوں گی تو جہاد بالسیف کی فرضیت معطل ہو جائے گی اور جہاد ملتوی ہو جائیگا یعنی بوجہ شروط کے نہ پائے جانے کے باعث مطابق قاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط وقتی طور پر جہاد حرام قرار پائے گا۔ یہ وہ صحیح موقف ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار فرمایا اور جس پر جماعت احمدیہ قائم ہے اور تمام صلحاء امت کا یہی مسلک رہا ہے۔

فاضل مدیر نے ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۳۹ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دو شعر تو نقل فرما دیئے ہیں۔ مگر ان کے بعد کے یہ دو شعر بھی قابل توجہ سمجھے فرمایا ہے

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۳۹-۴۰)

ان چاروں اشعار پر سرسری نظر ڈالنے سے عیاں ہو جاتا ہے کہ اس زمانہ میں جس پر اشعار کا لفظ "اب" واضح دلالت کرتا ہے امن و سلامتی کے باعث مذہب کے نام پر جنگ و قتال روا نہ ہوگا بلکہ حدیث نبوی کی تصریح کے مطابق مسیح موعود کے ظہور کے وقت "جنگوں کا التواء" ہو جائے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد بالسیف کے التوا کا اعلان فرمایا ہے کیونکہ اسلام میں جنگ و قتال دفاعی صورت میں اسی وقت جہاد قرار پاتا ہے، جبکہ دشمنوں کی طرف سے مذہب کے نام پر جبر و تشدد ہو اور وہ جنگ کرنے میں پہل کریں۔ نص قرآنی ہے وھم بدؤکم اول مرۃ۔ تم ان دشمنوں سے جنگ کے مجاز ہو جو خود جنگ کی ابتدا کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کی حکومت کے مذہبی آزادی اور ارکان اسلام پر عمل کرنے کی حریت دینے کے پیش نظر یہ فتوے دیا ہے کہ اس زمانہ میں اور اس ملک میں آج جہاد بالسیف کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ جن وجوہ سے اسلام نے جہاد بالسیف کو جائز کیا ہے۔ وہ آج اس ملک میں موجود نہیں ہیں۔ حضور نے مندرجہ بالا اشعار کے بعد عرب و عجم کے اہل اسلام کے نام عربی مکتوب میں پوری تصریح کے ساتھ فرمایا ہے لکھتے ہیں :-

"ولا شک ان وجوہ الجھاد معدومۃ فی ھذا الزمن وھذہ البلاد فالیوم حرام علی المسلمین ان یحاربوا للدین وان یقتلوا من کفر بالشرع المتین فان اللہ صرح حرمۃ الجھاد عند زمن الامن والعافیۃ۔"

ترجمہ۔ بلاشبہ اس زمانہ میں اور اس ملک (ہندوستان) میں جہاد بالسیف کے وجوہ معدوم ہیں۔ پس آج ان مسلمانوں پر حرام ہے کہ شرع متین کے منکروں سے دین کے نام پر لڑیں اور انہیں قتل کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امن اور عافیت کے زمانہ میں جہاد بالسیف کی حرمت کی تصریح فرما دی ہے۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۴۳)

پس یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زمانہ کے حالات امن اور مذہبی عدم تشدد کی بنا پر جہاد بالسیف کے بارے میں قرآنی تصریح کا اعلان فرمایا ہے اور حدیث نبوی یضع الحرب کی پیشگوئی کے پورا ہونے کی وضاحت فرمائی ہے کہ آج موجودہ حالات کی وجہ سے اس ملک میں تلوار کے جہاد کا سوال نہیں ہے ہاں جب اس جہاد کی شرعی صورت پیدا ہوگی اور اسلام کی مقررہ شرائط پوری ہونے پر جہاد بالسیف واجب ہوگا۔ تو یہ التوا خود بخود ملتوی ہو جائے گا۔ یہ وہ فتوے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا ہے اور جس پر جماعت احمدیہ کاربند ہے اگر کسی میں ہمت ہے کہ وہ اس فتوے کو قرآن و سنت رسول کے خلاف ثابت کر سکتا ہے۔ تو وہ صحیح طور پر میدان میں آکر ثابت کرے۔ یہ تو کوئی درست طریق نہیں کہ ایک خود ساختہ غلط عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے ناواقف لوگوں کو مغالطہ دیا جائے۔

فاضل مدیر تنظیم اہلسنت کا خیال ہے کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب نے انگریزی حکومت کے امن پسندانہ رویہ اور مذہبی آزادی دینے کے باعث انگریزوں سے تلوار کے جہاد کو ناجائز قرار دیا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ ان کو "انگریزوں نے منتخب فرمایا تھا"۔ فاضل مدیر کا یہ خیال بھی سراسر بودا اور بے بنیاد ہے ورنہ انہیں ماننا پڑے گا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی کو بھی انگریزوں نے منتخب فرمایا تھا۔ کیونکہ انہوں نے بھی انگریزی حکومت کے خلاف جنگ کرنے کو جائز قرار نہ دیا تھا (دیکھو کتاب سوانح احمدی مصنفہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری) علاوہ ازیں اس بارے میں ذیل کے چند فتوے بھی فاضل مدیر کی توجہ کے لئے درج کرتا ہوں

اہلحدیثوں کے ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں :-

(۱) "اہل اسلام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے" (رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۲ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۰)

(۲) "سلطنت روم ہمارا مخرج ہے اور

سلطان روم ہماری عزت ۔ کیونکہ وہ سلطنت اسلامی سلطنت ہے اور سلطان ایک اسلامی بادشاہ ۔ لیکن امن عام اور حسن انتظام کی نظر سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں اور خاص کر گروہ اہل حدیث کے لئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم ۔ ایران ۔ خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے۔"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۲)

۳ ۔ "بھائیو! اب سیف کا وقت نہیں رہا اب تو بجائے سیف قلم ہی سے کام لینا ضروری ہو گیا ہے۔"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۲ ص ۳۶۵)

۴ ۔ "مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سے بغاوت ۱۸۵۷ء کو شرعی جہاد نہیں سمجھا بلکہ اس کو بے ایمانی و عہد شکنی و فساد و عناد خیال کر کے اس میں شمولیت اور اس کی معاونت کو معصیت قرار دیا ہے"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ ص ۲۸۹)

۵ ۔ شیعہ مجتہد جناب علی الحائری نے ۲۸ جنوری ۱۹۲۳ء کو تقریر میں لاہور میں کہا کہ :۔

"برطانیہ عظمیٰ کی برکات کا اعتراف کرتے ہوئے شیعان ہندوستان کی طرف سے دلی خلوص اور وفاداری کا اظہار کرتا ہوں اور اعلیٰ حضرت شہنشاہ معظم جارج پنجم خلد اللہ سلطانہ و ملکہ کی سلامتی اور اقبال کی دعا بپاس مبارک جلسہ کو درخواست کرتا ہوں۔"

(رسالہ موعظۂ مباہلہ ص ۶۸)

۶ ۔ ایڈیٹر چٹان نے لکھا ہے کہ

(الف) "علماء بریلی علم و سیاست میں کبھی لائق اعتماد نہیں رہے ۔ سیاسی حیثیت سے واقعہ یہ ہے کہ ان کی حیثیت انگریزوں کے جاسوس کی رہی ہے۔"

(چٹان ۵ نومبر ۶۲ء)

(ب) "ان لوگوں (بریلوی گروہ) نے انگریزوں کی خوشنودئ مزاج کے لئے نہ صرف جہاد کو حرام کیا بلکہ ان اکابر اسلام کی تکفیر کا ہنگامہ برپا کیا ۔ جو علماء کی جماعت میں انگریزوں کی اطاعت کے خلاف اور ہندوستان کو دارالحرب قرار دے رہے تھے ۔ احمد رضا بریلوی نے لاٹ لیسان سرکار کی معرفت اپنا جال بچھا کر نہ صرف مسلمانوں کو عالم اسلام سے منقطع کرنے کا بیڑہ اٹھایا بلکہ انگریز کے اولی الامر ہونے کا اعلان کیا اور فتویٰ دیا کہ ہندوستان دارالسلام ہے انگریزوں کا یہ خود کاشتہ پودا

کچھ دنوں بعد ایک مذہبی تحریک بن گیا۔"

(چٹان ۱۵ اکتوبر ۶۲ء)

۷ ۔ ایڈیٹر صاحب طوفان ملتان لکھتے ہیں :۔

"انگریزوں نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تحریک تجدید کا پودا ہندوستان میں بھی کاشت کیا اور پھر اسے اپنے ہاتھ سے ہی پروان چڑھایا۔"

(طوفان ۷ نومبر ۱۹۶۲ء)

اب سوال یہ ہے کہ ان حالات میں جب کہ اہل حدیث بریلوی ۔ سنی ۔ دیوبندی ۔ اور شیعہ سب لوگ انگریز کے ساتھ تھے بلکہ ایک دوسرے کے بقول انگریزوں کا خود کاشتہ پودا اور جاسوس تھے تو انگریز کو اس حماقت کی کیا ضرورت تھی کہ قادیان کے گمنام گاؤں میں ایک ایسے شخص کو منتخب فرمائے "جو ہر فرقہ کے لوگوں کے غلط عقاید کی اصلاح کا مدعی ہو اور اس کا مشن کسر صلیب اور عیسائیت کی تردید قرار دیا گیا ہو۔ ظاہر ہے کہ حالات کے مطابق نہ اس کی ضرورت تھی اور نہ ہی یہ صورت معقول قرار دی جا سکتی ہے پس مدیر تنظیم اہل سنت کا یہ خیال قطعی بے بنیاد ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو انگریز نے کھڑا کیا تھا نیز ان کی یہ بات بھی نادرست قرار پا گئی کہ جماعت احمدیہ جہاد کو حلال کیسے قرار دے سکتی ہے ۔ ! انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ اسلامی شرائط کے ساتھ جہاد کو نہ صرف جائز و حلال سمجھتی ہے بلکہ اس کے فرض ہونے پر ایمان رکھتی ہے

فاضل مدیر تنظیم نے لکھا ہے کہ "جہاد بالسیف کی شرعی صورت پیش آنے پر جماعت احمدیہ کے میدان جہاد میں اترنے کے دعوے میں قطعاً کوئی صداقت نہیں" اس کی تردید میں ہم صرف اتنا ہی عرض کر سکتے ہیں کہ فریقین اپنے اپنے عمل پر ایک نظر ڈال لیں ہم جہاد کی جن اقسام کو اس وقت فرض مانتے ہیں ان پر عمل پیرا ہیں ۔ مال کا جہاد زبان کا جہاد اور قلم کا جہاد ہم کر رہے ہیں نفس کی اصلاح کے جہاد اکبر پر ہم عمل پیرا ہیں ، اشاعت اسلام کے جہاد کبیر میں ہم ہمہ تن مصروف ہیں اس کے مقابل اہل سنت کی حالت کیا ہے ؟ خود اپنا اعتراف پڑھئے ۔ ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "دعوت" لاہور لکھتے ہیں کہ :۔

"وطن عزیز میں ہر مذہب و مسلک کے لوگ بستے ہیں اور ان کی مذہبی جماعتیں اور مسلکی تنظیمیں موجود ہیں ان کے تبلیغی جلسے منعقد ہوتے ہیں ان کے جماعتی فنڈ ہیں اور مضبوط اور مستحکم مذہبی ادارے ہیں جن سے ان کا ہر فرد وابستہ ہے مردوں سے قطع نظر عورتوں اور بچوں تک کی مذہبی و مسلکی و تبلیغی تنظیمیں موجود ہیں اگر نہیں تو وطن عزیز میں ایک اہل سنت کی کوئی قابل ذکر مذہبی تنظیم نہیں کہنے کو یہ اہل سنت والجماعت ہیں لیکن اس کے علی الرغم جماعت و مرکزیت کے تصور سے بے نا آشنا ہیں ۔ بس ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ کثیر ہے جو سواد اعظم کے نام سے ملک میں موجود ہے نہ اس کا کوئی مذہبی مرکز ہے نہ اس کی کوئی تبلیغی جمعیت ۔ بس ہر سو ایک انتشار ہی انتشار ہے"

(دعوت لاہور ۷ جنوری ۶۳ء)

فاضل مدیر تنظیم اہل سنت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاد بالسیف میں بھیڑ، انبوہ ، یا انتشار زدہ کثرت کام نہیں کر سکتی اس وقت بھی وہی جماعت کام کر سکتی ہے جس کا واجب الاطاعت امام ہے جس کا مرکز ہے جس کا بیت المال ہے اور دنیا جانتی تھی کہ پاکستان کے ابتدائی سالوں میں اس جہاد کی تیاری اور عملی صورتوں میں فرقان بٹالین نے کس قدر شاندار کام کیا تھا اگر مدیر تنظیم کو علم نہ ہو تو وہ افواج پاکستان کے کمانڈر انچیف کے اس عظیم الشان خراج تحسین کو ہی پڑھ لیں جو فرقان بٹالین کو دیا گیا تھا کیا اب بھی فاضل مدیر تنظیم کو اپنے خیالات کی غلطی کا احساس نہ ہو گا ۔؟

اپنے مضمون میں تنظیم اہل سنت کے ایڈیٹر صاحب نے ایک آخری بڑا ظلم ان الفاظ میں کیا ہے کہ :۔

"رہا باقی ان (احمدیوں) کا یہ دعویٰ کہ قلم و لسان کے میدان جہاد میں سبقت لے جانے والی صرف جماعت احمدیہ ہی نظر آئے گی یہ بھی دجل و فریب پر مبنی ہے کیونکہ ان کا جہاد قلم و لسان کے ذریعہ بھی اسلام کی ترقی کے لئے نہیں ہو سکتا البتہ انگریز بہادر کی تائید و حمایت کے لئے ان کی طرف سے قلم و لسان کے ذریعہ جہاد کو تسلیم کیا جا سکتا ہے"

ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص دوپہر کے وقت سورج کے وجود کا انکار کرنے پر کمر باندھ لے تو اس کا مرض لاعلاج ہو جاتا ہے یہ تسلیم کرنا کہ احمدی قلم و لسان سے جہاد تو کرتے ہیں مگر ان کا یہ جہاد انگریزوں کی تائید و حمایت کے لئے ہے روز روشن میں صداقت کا انکار ہے اس بارے میں سلسلہ احمدیہ کے معاند مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنیر کا بیان شاید مدیر تنظیم کی آنکھیں کھول سکے اس لئے اسے درج

ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

بعض دوستوں کی طرف سے نگران بورڈ میں یہ تجویز بھجوائی گئی تھی کہ موسم گرما کی تعطیلات میں دو ماہ کے لئے تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں جاری کی جائے تا جماعت میں قرآنی علوم کا بکثرت رواج ہو اور قرآنی علوم کی تشنگی محسوس کرنے والی روحوں کی تسکین کا بندوبست ہو اس کے ساتھ ساتھ حدیث کی تعلیم اور لیکچروں کا بھی سلسلہ جاری کیا جائے نظارت اصلاح و ارشاد کو اس کلاس کے متعلق مناسب کارروائی کرنے کے لئے نگران بورڈ کی طرف سے یہ تجویز بھجوائی گئی ہے ۔

فی الحال دو ماہ کے لئے اس کلاس کا جاری کرنا مشکل ہے کیونکہ بزرگان سلسلہ اور علماء کرام کی دیگر مصروفیتیں اس قسم کی ہیں کہ اتنا وقت دینا مشکل ہو گا تاہم یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک تعلیم القرآن کلاس ایک ماہ کے لئے جاری کی جائے ۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب فاضل یا گریجویٹ ہوں ۔ اس سے کم تعلیم والے بھی شامل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہوں تا قرآن کریم کی تعلیمات میں خاص واقفیت حاصل کر کے اپنی اپنی جگہوں پر واپس جا کر درس قرآن کریم دینے کی ان میں اہلیت پیدا ہو جائے

سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء کی خدمت میں درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ اس کلاس میں شامل ہونے والوں میں ایک ماہ تک قرآن کریم کے دس پاروں اور حدیث شریف کا درس دیں اور ضروری نوٹس لکھوائیں ۔ امید ہے کہ اس کلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب اور بعض دیگر علماء پڑھانے میں حصہ لیں گے ۔ انشاء اللہ ۔

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر اپنے نام پتہ تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل اپنی درخواست جماعت کے امیر کی معرفت بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کی مطابق ضروری انتظامات کئے جا سکیں اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جا سکیں سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ اور سینئر کلاسز کے طلباء کو خصوصی طور پر رخصتوں میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

یوں - مدیر المنبر لکھتے ہیں:-

"ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ ۱۹۵۳ء میں جب ہائی کورٹ میں پنجاب کے فسادات کی انکوائری ہو رہی تھی تو مسلمان جماعتیں اور افراد قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں، خلیفہ محمود صاحب کی تحریروں سے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے ثبوت پیش کر رہے تھے اور ٹھیک انہی دنوں قادیانی جماعت کے ذمہ دار حضرات نے ہائی کورٹ اور انکوائری عدالت کے سربراہ جسٹس محمد منیر صاحب اور اس وقت کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد مرحوم کی خدمت میں قرآن مجید کا جرمن یا ڈچ ترجمہ پیش کیا تھا جو اس زمانہ میں شائع ہوا تھا اور اس بناء پر مسٹر محمد منیر صاحب بار بار مسلمانوں کے نمائندوں سے سوال کیا کرتے - کہ آپ لوگوں نے قرآن مجید کے کتنے تراجم غیر ملکی زبانوں میں کئے ہیں - اور آپ کا نظم غیر مسلم اقوام کو اسلام سے آشنا کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہا ہے؟"

(المنبر لائل پور بحوالہ صدق جدید لکھنؤ ۱۶ فروری ۱۹۶۲ء)

اطفال الاحمدیہ کے امتحانات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نئی سکیم کے تحت مرکزی امتحانات میں احمدی بچے بڑے شوق ذوق سے حصہ لے رہے ہیں - اور ان امتحانات کی وجہ سے بچوں کی تنظیم بھی مضبوط ہو رہی ہے۔

اس سلسلہ میں اب ۱۸ ستمبر کو چاروں امتحانات ہوں گے (۱) ستارہ اطفال - (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال - (۴) بدر اطفال - جن بچوں نے ابھی تک پہلا امتحان پاس نہیں کیا وہ اس کے لئے تیاری کریں اور جو یہ پاس کر چکے ہیں وہ دوسرے کی تیاری کریں - اسی طرح تیسرے اور چوتھے امتحان کی تیاری بھی ہو گی - کیونکہ ہر طفل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان چاروں امتحانات کو باری باری پاس کرے۔

چاروں امتحانات کے نصاب پر مشتمل کتابچہ ہر وقت دفتر مرکزیہ سے مفت حاصل کیا جا سکتا ہے جوابی نصاب بھی تیار ہو کر طبع ہونے پر بھجوایا جا سکے گا۔

قائدین مجالس، ناظمین اطفال اور احمدی والدین سے درخواست ہے کہ بچوں کو ابھی سے ان امتحانات کے لئے علمی اور عملی تیاری شروع کروا دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بحیرۂ طبریہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی

مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن - بمبئی (بھارت)

آج کل عرب اور اسرائیل کے درمیان دریائے اردن کے تنازع نے ایک نازک صورت اختیار کر لی ہے - دریائے اُردن جو اُردن کی رگِ حیات ہے - اس کی سرسبزی و شادابی اور زراعت و باغبانی میں اس دریا کا بڑا دخل ہے - لیکن اعلان بالفور کے بعد جب ۱۹۴۸ء میں حکومت اسرائیل کا قیام عمل میں آیا تو اس وقت برطانیہ نے اردن اور فلسطین کی تقسیم کچھ اس ڈھب سے کی کہ دریائے اردن کی معاون ندیوں، جھیلوں، اور نالوں کا منبع اسرائیل کے ملک میں رہے - اور وہ جب چاہے پانی کا ذخیرہ کر کے یا اس کا رُخ موڑ کے دریائے اردن کو خشک کر دے۔

اسرائیل کی طبعی حالت

ادہر اسرائیل کے حصے میں فلسطین کی جو زمین آئی وہ زیادہ تر پتھریلی - ریگستانی اور دلدلی زمین تھی - اٹھارہ انیس لاکھ انسانوں کی یہ چھوٹی سی مملکت جو ملک عرب کے جسم پر ناسور کی طرح پیدا ہو گئی - دنیا کے دولتمند ترین افراد - اعلیٰ سائنسدان اور بہترین تنظیمی قابلیت رکھنے والوں پر مشتمل تھی - ان کے دل میں طبعاً یہ خواہش ہوئی کہ اس چھوٹی سی حکومت کو زرخیز کھیتوں - عمدہ باغوں اور صنعتی کارخانوں میں بدل دیا جائے - یہ کام دشوار تھا - مگر وہ چھوٹی سی حکومت ہونے کی بجائے طاقتور اور کثیر الوسائل حکومت تھی - اس نے اپنے ذرائع سے کام لے کر ان پروگراموں پر عمل شروع کیا - اور واقعی میدانِ ترقی میں اس تیزی سے دوڑی کہ عرب ممالک اس کے نقوش قدم دیکھتے رہ گئے - دلدلی علاقہ زراعتی علاقہ بن گیا جگہ جگہ مختلف قسم کے کارخانے کھل گئے صنعتی ترقی نے ملک کا نقشہ ہی بدل ڈالا - اور اب کچھ دنوں سے ملک کو اور سرسبز و شاداب بنانے کے لئے سمندر کے ساحلی حصے اور صحرائے نجف کے ریگستانی خطے کو قابل کاشت بنانے کی مہم شروع کی گئی ہے یہ منصوبہ ایسا ہے کہ انسان اس پر عمل کرنے کے لئے سب سے پہلے قدرت کے بنائے ہوئے ذرائع آب پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے - اسرائیل نے بھی یہی کیا - پہلے اس نے اُن جھیلوں اور ندیوں کو اپنے کنٹرول میں لانے کی کوشش کی - جو دریائے اردن کی معاون کہلاتی ہیں - ان میں ایک نام بحیرۂ طبریہ کا بھی آتا ہے۔

جو لوگ نہر اور باندھ کے طریقوں سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس منصوبہ میں کامیابی کے بعد ذرائع آب رسانی پر انسان کا کنٹرول ہو جاتا ہے - وہ دریاؤں کا پانی نہروں اور پائپوں کے ذریعہ جہاں چاہے منتقل کر سکتا ہے اور جس علاقے کو چاہے بنجر اور جس علاقے کو چاہے جل تھل کر سکتا ہے۔

بحیرۂ طبریہ

اسرائیل نے جب اپنے ملک کے ذرائع آب رسانی کو ترقی دینے کی سکیم بنائی تو سب سے پہلے "بحیرہ طبریہ" اور "بحیرہ حلہ" میں کے پانی پر تصرف کیا ان جھیلوں اور ندیوں کا پانی قابو میں لانے کے لئے سیمنٹ اور کنکر کے اتنے موٹے موٹے پائپ بنائے گئے کہ آسانی سے ایک نہر کا پانی ان سے گزر سکتا ہے - اس منصوبے کی تکمیل کے بعد دریائے اردن اور اس کی معاون جھیلوں وغیرہ پر اسرائیل کا اسی طرح کنٹرول ہو جائے گا - جس طرح آج ہر شہر میں واٹر ورکس کی بدولت پانی کا خزانہ انسان کے قبضۂ اختیار میں آجاتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم بمبئی عظمیٰ کے ذرائع آب رسانی کو دیکھتے ہیں - شہر بمبئی کو روزانہ سات کروڑ گیلن پانی کی ضرورت پڑتی ہے - شہر کی یہ ضرورت پوری کرنے کے لئے موسم برسات میں جگہ جگہ پانی کا ذخیرہ کیا جاتا ہے - جیسے "دیار لیک" اور تانسا جھیل۔ ان دونوں جھیلوں کا پانی موٹے موٹے پائپوں کے ذریعہ یہ پانی گھر گھر پہنچا دیا جاتا ہے۔

جس دن اسرائیل کا منصوبۂ آب رسانی پایۂ تکمیل کو پہنچے گا - اس دن بحیرۂ طبریہ اور دریائے اردن کا بھی یہی حال ہو جائیگا - اسرائیل اپنی مرضی کے مطابق پانی کے ان ذخیروں کو استعمال میں لائے گا - اور اردن اسرائیل کی مہربانی کے بغیر اس کا پانی حاصل نہیں کر سکے گا۔

اُردن جس کو اسرائیل کے اس منصوبے میں اپنی موت نظر آرہی ہے - متبادل سکیموں پر غور کر رہا ہے - وہ دریائے یرموک کے پانی کا ذخیرہ کرنا چاہتا ہے جس سے اردن کی ایک لاکھ چالیس ہزار ایکڑ زمین سیراب ہو سکتی ہے۔

تنازع البقاء

یہ تو قوموں کا "تنازع البقاء" ہوا - لیکن اس حریفانہ داؤ پیچ میں "بحیرۂ طبریہ" کا کیا حال ہوگا - اس کا ذخیرۂ آب اسرائیل کے قبضے میں ہوگا - وہ اپنی مرضی کے مطابق یہ ذخیرہ دوسری جگہ منتقل بھی کر سکتا ہے اور اس طرح بحیرۂ طبریہ خشک بھی ہو سکتی ہے۔

بحیرۂ طبریہ کے متعلق پیشگوئی

اردن اور اسرائیل کی کشمکش دیکھنے کے بعد اب ذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں پڑھئے - جن کا ذکر خروج دجال اور ظہور یاجوج و ماجوج سے تعلق ہے - ان پیشگوئیوں میں "بحیرۂ طبریہ" کا ذکر بھی آتا ہے - آپ فرماتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج "بحیرہ طبریہ" کا پانی پی جائیں گے - اور وہ خشک ہو جائے گی - یہ تو حضرت نواس بن سمعان کی روایت ہے۔

حضرت تمیم داری کا وہ کشف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممبر نبوی سے اصحاب کرام کو سنایا اس میں یہ کہا گیا ہے کہ دجال سمندر کے قید خانہ میں بیٹھ کر "بحیرہ طبریہ" کی خشکی کا انتظار کر رہا ہے - تاریخ شاہد ہے کہ یورپین اقوام کو ایشیاء پر غلبہ سمندری راستے ہی سے حاصل ہوا ہے۔ اس کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کی تخریبی سرگرمیوں کا "بحیرہ طبریہ" سے گہرا تعلق ہے - وہ جب دیکھے گا کہ "بحیرۂ طبریہ" خشک کر کے عربوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا تو سمجھے گا کہ میرے ظہور کا ایک مقصد پورا ہو گیا۔

دجالی سازش

اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسرائیلی حکومت کا قیام دجال اور یاجوج و ماجوج ہی کی سازشوں کا نتیجہ ہے - برطانیہ نے یہودیوں کا یہ مطالبہ تسلیم کیا کہ فلسطین کو اسرائیل کا وطن بنایا جائے - امریکہ نے برطانیہ کی مدد کی - اور یہودیوں کو فلسطین پہنچانے میں بہت تیز رفتاری دکھائی اور "روس" نے سب سے پہلے ۱۹۴۸ء میں مملکت اسرائیل کو تسلیم کر کے اس کو مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا - یعنی سرزمین فلسطین یہودیوں کے حوالہ کرنے کی سازش میں یہ تینوں برابر کے شریک تھے - اور اب ان تینوں کے معبودہ نعمت "بحیرۂ طبریہ" کا پانی پی کر اپنی پیاس بجھانا چاہتے ہیں۔

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے - ان اسلام سے دور لوگوں کے نام "الفضل" جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

خدام الاحمدیہ دارالیمن ربوہ کی فری ڈسپنسری

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام دارالیمن ربوہ میں ایک فری ڈسپنسری قائم کی گئی ہے۔ اس ڈسپنسری کا افتتاح گذشتہ سال ۱۶ مئی کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا تھا۔ اس ڈسپنسری کے ذریعہ سے اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۱۷ مریضوں کو دوا دی جا چکی ہے۔ ڈسپنسری کے کھلنے کے اوقات شام ۵ بجے سے ۷ بجے تک ہیں۔ اس میں ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر اور دو تجربہ کار خدام وقت دیتے ہیں۔ نیز مقامی ڈاکٹر صاحبان اپنے مفید مشوروں سے نوازتے ہیں۔ دارالیمن کے اردگرد کے محلوں باب الابواب اور دارالنصر مشرقی و غربی کے احباب سے بھی درخواست ہے کہ اس ڈسپنسری سے پورا فائدہ حاصل کریں۔

۱۵ جنوری کو دوبارہ معائنہ فرماتے ہوئے مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ڈسپنسری کے رجسٹر پر مندرجہ ذیل ارشاد تحریر فرمایا:-

"آج ۱۵/۱/۶۴ محلہ دارالیمن کی ڈسپنسری اور لائبریری کا معائنہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت دے اور خدمت خلق کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے نیک نیتی سے جب کام کیا جائے تو اللہ تعالیٰ آپ کام بنا دیتا ہے۔ اس لئے آپ کو مالی مشکلات کی فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ یہ عزم رکھنا چاہیئے کہ بہرحال ڈسپنسری چلائیں گے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔" والسلام

مرزا رفیع احمد

صدر مجلس کی اجازت کے ساتھ مندرجہ ذیل احباب اس ڈسپنسری کی مستقل اعانت فرماتے ہیں:-

۱- مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب
۲- " " صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب
۳- شیخ نور الحق صاحب

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ڈسپنسری کو اور دین احباب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں اور اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

(خلیفہ صباح الدین احمد۔ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالیمن ربوہ)

داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ لائلپور

مضامین ڈے کلاس - (۱) ٹائپ - (۲) شارٹ ہینڈ دیرنسپلز آف اکاؤنٹنس - (۳) انگلش و اردو - (۴) کامرس - (۵) کمرشل جغرافیہ - (۶) سیکرٹیریل پریکٹس۔

نائٹ کورس میں پہلے تین مضامین۔

امتحان و انٹرویو ۲/۷/۶۴ کو ۸ بجے صبح۔ وظائف کا امکان۔

شرائط:- میٹرک (الیف اے، بی اے کو ترجیح)

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۰/۶/۶۴ تک بنام پرنسپل - پراسپکٹس و فارم ۱۲ پیسے کی ٹکٹ بھیج کر۔ دپ-ٹ (۲۱/۶/۶۴) (ناظر تعلیم)

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ۔ لانڈھی۔ کراچی کے گارمنٹ سیکشن کے دوسالہ ڈپلومہ کورس میں سلیم احمد خالد ولد عبدالرحمن صاحب تاگر ربوہ تمام جماعت میں اول آئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

(وسیم احمد بی اے - ریلوے گارڈ لاہور)

۳- قریشی محمد علی سیکرٹری حال جماعت احمدیہ حسن پور کے لڑکے عزیز محمد اکرم پر ایک کیس چل رہا ہے احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خداداد مدرس زعیم مجلس انصاراللہ حسن پور تحصیل کبیروالا ضلع ملتان)

۴- خاکسار کی بیوی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے کامل اور عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (غلام محمد سیکرٹری انصاراللہ مدرسہ چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

۵- مکرم مبارک احمد صاحب بقاپوری چند یوم سے بعارضہ ملیریا بخار علیل ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار - محمد الیاس بقاپوری ۱۰۶ - الیف - ایبے سینیا لائنز - کراچی)

بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے وصیت کا سرٹیفکیٹ دکھانا ضروری ہے

(از مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز)

جب کسی موصی یا موصیہ کی وفات ہو جاتی ہے اور اس کے ورثاء میت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کیلئے ربوہ لاتے ہیں تو بالعموم ان کے پاس وہ سرٹیفکیٹ نہیں ہوتا جو موصی مرحوم یا موصیہ مرحومہ کو اس کی وصیت کی منظوری کا صاحب صدر اور سیکرٹری مجلس کارپرداز کے دستخطوں سے دیا جاتا ہے۔ حالانکہ میت کے ورثاء کے لئے ضروری ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ ہمراہ لا کر دفتر ہذا کو واپس دے دیں۔ کیونکہ اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاکیدی ارشاد ہے۔ چنانچہ حضور ضمیمہ رسالہ الوصیت کی شق نمبر ۳ میں فرماتے ہیں:-

"انجمن کا یہ فرض ہوگا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی کرکے وصیت کنندہ کو ایک سرٹیفکیٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دے دے اور جب قواعد مذکورہ بالا (مندرجہ ضمیمہ۔ ناقل) کی رو سے کوئی میت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ سرٹیفکیٹ انجمن کو دکھلایا جائے اور انجمن کی ہدایت اور موقعہ نمائی سے وہ میت اس موقعہ میں دفن کی جائے جو انجمن نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔"

اور حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا قاعدہ ۵۰۱ حسب ذیل ہے:-

"سرٹیفکیٹ دکھائے جانے کے بغیر کسی موصی کی میت قبرستان میں دفن نہیں کی جائے گی۔"

پس حضور کے مندرجہ بالا ارشاد اور صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ کی تعمیل اور تتبع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی موصی یا موصیہ کی میت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے لاتے وقت اس کی وصیت کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لا کر دفتر ہذا میں واپس دے دیا کریں۔ ورنہ قاعدہ ۵۰۱ کی رو سے کارکنان دفتر بہشتی مقبرہ مرحوم یا مرحومہ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے سے معذور ہوں گے۔

اگر کسی موصی یا موصیہ کا سرٹیفکیٹ گم ہو چکا ہو تو وہ دفتر کو اطلاع دیکر اس کی نقل منگوا لیں۔

مقامی جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس اعلان کو تکرار کیساتھ موصی احباب کے گوش گزار کر دیں اور اس کی تعمیل کروائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ - ربوہ)

شکریہ احباب

اخبار الفضل مورخہ ۱۰ جون میں میری بیماری کی خبر پڑھ کر بکثرت میرے بزرگوں، دوستوں اور عزیزوں نے بیمار پرسی کے خطوط لکھے۔ میں ان تمام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں اطلاع دیتا ہوں کہ میں خدا کے فضل سے اور آپ بھائیوں کی دعا سے صحت یاب ہو گیا ہوں۔ یہ دل کا دورہ تھا جو تین چار گھنٹے رہا۔ میں ایسے تمام بھائیوں کو بذریعہ خطوط بھی جواب دے رہا ہوں۔

(چراغ الدین مربی پشاور)

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ نذیر احمد چیمہ۔ فوٹو سپیڈ کمپنی حیدرآباد۔

۲- میرا عزیز بھائی چوہدری ناصر احمد صاحب گجراتی ترقی کے لئے ایک امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔ جملہ احباب کرام و درویشان قادیان اعلیٰ نمبروں پر کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(امۃ الحمید بیگم کیپٹن محمد سعید ربوہ)

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

گزشتہ اعلانات میں بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور انفرادی طور پر لجنات کو خطوط بھی ارسال کئے گئے ہیں کہ ناصرات کے کام میں باقاعدگی کے ساتھ چندہ کے بجٹ کی طرف بھی توجہ دیں اکتوبر سے مارچ تک احمد نگر سیالکوٹ گوٹھ نبھے خان کوٹ سلطان جھنگ سکھر۔ سرگودھا۔ عارف والہ۔ ناصر آباد۔ پشاور ملتان۔ لائل پور حافظ آباد گوجرانوالہ شہروں سے کوئی چندہ موصول نہیں ہؤا۔

اسی طرح اوکاڑہ۔ لاہور۔ واہ کینٹ۔ کنری سندھ۔ چک منگلا۔ منٹگمری۔ اور سانگلہ ہل وغیرہ شہروں سے بہت کم چندہ موصول ہوا ہے۔

متعلقہ عہدیداران اس امر کی طرف توجہ دیں تاکہ ان کے بجٹ مکمل ہو سکیں۔

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان اس سال ماہ اگست کے آخر میں لیا جائے گا جس کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر ہے۔

نماز باترجمہ مکمل رکعات و اوقات نماز۔ چہل حدیث مکمل باترجمہ۔ قرآن پاک کا پہلے پارہ کا نصف اول باترجمہ قرآن پاک کا ربع آخر زبانی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ (سوالات ہمارا آقا" میں سے ہوں گے۔) اسلام کے بنیادی پانچ ارکان۔ سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والے مضامین و دینی معلومات وغیرہ۔ اس کے علاوہ اجتماع کے موقعہ پر بہترین نمبر لینے والی لڑکیوں کا وظیفہ کے لئے زبانی امتحان بھی ہوگا۔ جس میں ان کے چندہ کی باقاعدگی دیکھنے کے علاوہ تشحیذ الاذہان کی قلمی معاونت خدمت خلق کے چار کام۔ دو سالن۔ چائے اور روٹی پکانے کی ترکیب پوچھی جائیں گی۔ کسی بھی امر کی تصدیق کے لئے صدر و سیکرٹری سے دریافت کر لیا جائے گا۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے دوست مبارک احمد صاحب جلد کی بیماری (SKIN DISEASE) میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار سعید مرزا۔ چک لالہ)

۲۔ خاکسار بعض مشکلات میں مبتلا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو دور فرمائے۔

(عبدالعزیز بھٹی ڈنمر پلانٹیشن بلاک ۳ ضلع گجرات)

نوٹس

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی بعدالت جناب سید طفیل حیدر صاحب ۔۔۔ افسر مال با اختیار اسپیشل کلکٹر جھنگ

دعویٰ فک الرہن اراضی۔ امیر ولد ۔۔۔ ذات سنگوانہ سکنہ ۔۔۔ تحصیل و ضلع جھنگ سائل بنام نرائن سنگھ وغیرہ۔

درخواست فک الرہن اراضی ۱۲/۴ - ۲۳/۸ واقعہ ۔۔۔ تحصیل و ضلع جھنگ امیر سائل۔ بنام نرائن سنگھ گورکھ سنگھ ۔۔۔ قوم اروڑہ جن کا حال مقیم بھارت مسول علیہان۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی نرائن سنگھ وغیرہ مذکوران بھارت چلے گئے ہیں جن کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام نرائن سنگھ وغیرہ مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر نرائن سنگھ وغیرہ مذکوران بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی ۱۹۶۴ء کو مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوں گے تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی آج بتاریخ ۱۰ ماہ جون ۶۴ء کو میرے دستخط مہر اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت دستخط اسپیشل کلکٹر جھنگ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق!

حضور فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو فوری طور پر بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔ ۔ ۔ ۔

پھر بعض دفعہ لوگ بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں ابھی جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں"

میں امید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے!

افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم،

۲۵۹۔ محترمہ حمیدہ تبسم صاحبہ بیگم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ ۔ ۔ ۔ ۳۰۰ روپے

۲۶۰۔ مکرم مولوی محمد تقی صاحب قادیان دار الصدر غربی الف ربوہ ۔ ۔ ۔ ۳۰۰ "

۲۶۱ محترمہ بیگم سردار محمد یوسف صاحب لاہور منجانب پسر ڈاکٹر ہارون الرشید صاحب مرحوم ۔ ۔ ۔ ۳۰۰ "

۲۶۲۔ مکرم منشی سلطان احمد صاحب منڈیکی گورائیہ ضلع سیالکوٹ منجانب مرحوم والدین ۔ ۔ ۔ ۳۰۰ "

۲۶۳۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر عنایت اللہ صاحب فاروق منٹگمری ورکس فیصل آباد ۔ ۔ ۔ ۳۰۰ "

۲۶۴۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبداللطیف صاحب پروپرائٹر ہاؤ ۔۔۔ الیکٹرک کمپنی ملتان شہر ۔ ۔ ۔ ۳۰۰ "

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۶۴ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست بعنوان تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے شائع ہوئی ہے اس کے شمارہ نمبر ۱۹۳ میں اندراج کی غلطی ہوگئی ہے درست اندراج حسب ذیل ہے "مکرم ملک ولی محمد صاحب جاگے چیمہ ضلع سیالکوٹ -/۳۵ روپے"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن۔ ۲۵ جون۔ امریکہ نے پاکستان کو دھوکہ دے کر اپنے تمام وعدوں کو پامال کر دیا ہے موجودہ امریکی لیڈر اپنے حلیفوں کو فریب دینے میں کوئی تامل نہیں کرتے امریکہ کی پالیسیوں میں اب کوئی اخلاقی پہلو نہیں رہا پاکستان اب امریکہ کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کر سکتا ان خیالات کا اظہار صدر پاکستان محمد ایوب خان نے برطانوی اخبار "ڈیلی میل" کے نمائندہ جارج مارٹے سے خصوصی انٹرویو میں کیا ہے۔

ڈیلی میل کے مطابق صدر ایوب نے سخت و تند لہجہ میں واشنگٹن کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنی جارحانہ پالیسی کی دھجیاں اڑا کر بھارت میں کوریا جیسی دوسری جنگ کا خطرہ مول لے رہا ہے صدر ایوب نے انٹرویو کے دوران "ڈیلی میل" کو بتایا کہ ڈلس اور آئزن ہاور کے دور میں امریکہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا اخلاقی طور پر پابند تھا لیکن اب امریکی لیڈر اپنے دوستوں کو فریب دینے میں جھجک تک محسوس نہیں کرتے۔ صدر پاکستان نے شکایت کی کہ امریکہ نے بھارت پر چین کی طرف سے حملے کے نام نہاد خطرے کے بہانے بڑے پیمانے پر بھارت کو فوجی امداد دے کر پاکستان کے ساتھ سراسر ناانصافی کی ہے امریکی لیڈروں نے عوامی جمہوریہ چین کے ارادوں کو بھی قطعاً غلط سمجھا ہے اس لئے کہ چین بھارت پر حملہ کرنے کا قطعی کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

● حیدر آباد ۲۵ جون۔ مختلف ذرائع سے موصولہ اطلاعات کے مطابق حیدر آباد، تھرپارکر اور سانگھڑ کے اضلاع میں حالیہ طوفان باد و باراں میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد آٹھ سو سے زیادہ ہو چکی ہے ضلع حیدر آباد کے تین تعلقوں بدین، ماتلی اور ٹنڈو باگو میں اب تک پانچ سو لاشیں مل چکی ہیں علاوہ بریں ضلع تھرپارکر کے دو تعلقوں میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد کم از کم چار سو ہے جوں جوں حالات معمول پر آرہے ہیں جانی و مالی نقصان کی تفصیل منظر عام پر آرہی ہے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے بعض ارکان نے علاقوں کا دورہ کر کے تباہی کی جو تفاصیل پیش کی ہیں وہ رونگٹے کھڑے کر دیتی ہیں۔

صورت حال یہ ہے کہ بیسیوں دور افتادہ دیہات میں ذرائع نقل و حمل محدود ہونے کی وجہ سے اب تک کوئی امدادی پارٹی وہاں نہیں پہنچ سکی۔

● نئی دہلی ۲۵ جون۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے کہا ہے کہ انہی دنوں غلے کی قیمتوں میں جو تشویشناک اضافہ ہوا ہے اس سے بھارتی معیشت کی بنیادوں کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے مسٹر شاستری صوبائی وزرائے اعلیٰ کی تین روزہ کانفرنس کا افتتاح کر رہے تھے جو خوراک کے بڑھتے ہوئے نرخوں کو روکنے کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے بلائی گئی ہے وزیر اعظم نے کہا گزشتہ سال کے دوران میں اشیائے خوراک کی قیمتوں میں ۱۳ فی صد اور اناج کی قیمتوں میں ۱۶ فی صد اضافہ ہوا ہے آزادی کے بعد سے قیمتوں میں اس سے پہلے کبھی اتنا اضافہ نہیں ہوا۔ حکومت کو یہ رجحان روکنے کے لئے طویل المیعاد اور قلیل المیعاد دونوں قسم کے اقدامات کرنا ہوں گے،

● لاہور ۲۵ جون۔ صوبائی وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے ایوان میں کہا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں حکومت ہرگز مداخلت نہیں کرے گی صوبہ میں رشوت اور جرائم میں کمی واقع ہو رہی ہے، اور عام نظم و نسق پر اخراجات میں بھی اضافہ نہیں ہوا ہے قائد ایوان نے یقین دلایا کہ صوبائی محکمہ خزانہ خود مختار اداروں کے میزانیہ کی جانچ پڑتال کر کے اس کی توثیق کرتا ہے

وزیر خزانہ ۱۰ لاکھ ۵۳ ہزار ۳۷۰ روپے کے نئے اخراجات کا مطالبہ منظور کرانے کے لئے تقریر کر رہے تھے آپ نے کہا مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ صوبہ میں رشوت ستانی ہے لیکن دوسرے ملکوں میں رشوت کی گرم بازاری کا مقابلہ کیا جائے تو وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے یہاں ان کی نسبت کم ہے میں یہ دعویٰ کرنے میں بھی حق بجانب ہوں کہ رشوت بتدریج کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔

● راولپنڈی ۲۵ جون۔ الیکشن کمیشن پاکستان کی طرف سے جاری کردہ ایک اخباری بیان کے مطابق ووٹروں کی رجسٹریشن مقررہ وقت سے پہلے مکمل کر لی جائے گی۔ اور کام کی رفتار کے بارے میں کمیشن ہر طرح سے مطمئن ہے۔

● محکمہ تعلیم لاہور ریجن نے ایس ایس سی کے امتحان منعقدہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۴ء کا اعلان کر دیا ہے گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گکھڑ کا طالب علم محمد اسلم ناصر اس میں اول رہا۔ لڑکیوں میں گورنمنٹ نارمل سکول شرقپور کی مس نسرین نسرین فردوس اول آئیں۔

● کراچی ۲۵ جون رنگون میں پاکستان کے سفیر مسٹر پی ایم چوہدری جو گزشتہ شب یہاں پہنچے تھے انہوں نے وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد سے ملاقات کی اور دوسرے اعلیٰ افسروں سے بھی بات چیت کی وہ حکومت برما کی طرف سے غیر ملکی تجارتی و صنعتی اداروں کو قومی ملکیت میں لینے سے پیدا شدہ صورت حال پر اپنی حکومت سے مشورہ کرنے پاکستان آئے ہیں حکومت برما کے اس فیصلہ سے تقریباً چار پانچ ہزار پاکستانی باشندے بھی متاثر ہوئے ہیں۔

● کراچی ۲۴ جون پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز اپنے موجودہ ۲۳ ہوائی جہازوں میں آئندہ دسمبر تک چھ نئے طیاروں کا اضافہ کرے گا۔

● صوبائی وزیر قانون و اطلاعات جناب غلام نبی میمن نے اعلان کیا ہے کہ صوبائی حکومت سیاسی جلسوں کے انعقاد پر کوئی پابندی عائد نہیں کرے گی۔ اور مخالف سیاسی جماعتوں کو اپنے نقطۂ نظر کے اظہار کی پوری آزادی ہو گی۔ آپ نے اس سلسلہ میں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان کی اس ہدایت کا بھی حوالہ دیا کہ آئندہ عام انتخابات کے سلسلہ میں عام جلسوں پر کوئی پابندی نہیں لگائی جائے گی۔

● نئی دہلی ۲۵ جون — ٹائمز آف انڈیا نے جموں میں اپنے نامہ نگار کے حوالے سے یہ خبر شائع کی ہے کہ جموں سے ۱۰ میل دور ڈوڈا میں پولیس نے رائے شماری کا مطالبہ کرنے والے ایک بڑے مجمع پر گولی چلا دی جس کے نتیجہ میں کئی افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اخبار کا کہنا ہے کہ یہ لوگ نیشنل کانفرنس کے کارکنوں پر حملہ کر رہے تھے

سرینگر سے رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ کل رات دو مخالف سیاسی گروپوں کے درمیان تصادم کے بعد پولیس کے لاٹھی چارج سے کم سے کم ۱۳۰ افراد زخمی ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ تصادم سابق وزیر اعظم شیخ عبد اللہ اور نئی تشکیل شدہ مجلس عمل کے حامیوں کے درمیان ہوا تھا۔

● لاہور ۲۵ جون۔ مغربی پاکستان کے وزراء کی کونسل کے ایک اجلاس میں دیہی سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے متعدد ضلعی کونسلوں کو پندرہ لاکھ روپے کی گرانٹ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

اجلاس کی صدارت گورنر ملک امیر محمد خان نے کی پندرہ لاکھ روپے کی یہ گرانٹ اس لئے منظور کی گئی کیونکہ صوبہ کی کچھ ضلعی کونسلوں کی طرف سے اس سلسلہ میں درخواستیں دی گئی تھیں کہ وہ مالی اعتبار سے اس قابل نہیں ہیں کہ سڑکوں کی تعمیر کا پروگرام شروع کر سکیں۔

● راولپنڈی ۲۵ جون — قومی اسمبلی میں نئے بجٹ کے نئے اخراجات کے لئے ۳۳ کروڑ ۴۴ لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی۔ آج کے اجلاس میں ارکان نے تخفیف کی بہت سی تحریکیں پیش کیں اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

● راولپنڈی ۲۵ جون — درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر کے اعلان کے مطابق وہ تمام اشیاء جو کھلی فہرست میں شامل ہیں۔ بذریعہ ہوائی جہاز نقدی قرضے یا امدادی لائسنسوں کے تحت درآمد نہیں کی جا سکیں گی۔

● حیدر آباد ۲۵ جون — معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد ڈویژن میں طوفان کی زد میں آنے والے متعدد علاقوں میں پانی ابھی تک کھڑا ہے تاہم جن علاقوں میں پانی اتر گیا ہے وہاں کے لوگ اپنے اپنے گاؤں کی طرف جا رہے ہیں۔ ڈویژن میں نقصان کا اندازہ لگانے کے لئے زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے بھی سروے شروع کر دیا ہے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کرتا ہے۔ جہاں تک مسلم عوام کا تعلق ہے ہمارا تاثر یہی ہے کہ وہ سادہ دل ہیں مذہب سے ناواقف ہونے کے باوجود اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر جان قربان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے یہ لوگ عوام کی اس سادگی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی (نعوذ باللہ) توہین کا نعرہ لگا کر انہیں برانگیختہ کرتے رہتے ہیں اور انہیں کسی صحیح بات کا صحیح علم نہیں ہونے دیتے۔ اگر یہیں تک بات رہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے تاہم مشکل یہ ہے کہ اس اشتعال انگیزی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر یہ لوگ حکومت اور برسر اقتدار لوگوں کو بھی سیدھی راہ سے بھٹکا دیتے ہیں اور اکثر وہ لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ نہایت غلط اقدام کر بیٹھتے ہیں۔

اس کے باوجود ہمیں یقین ہے یہ لوگ آخر میں ناکام ہوں گے اور پاکستان اور پاکستان کے سادہ دل عوام ان لوگوں کے چنگل سے آزاد ہو جائیں گے اور پاکستان میں ایک صحیح دینی ذہنیت کا ارتقا ہو گا۔ کیونکہ دنیا خاص کر اہلِ اسلام اب ان نیم خواندہ اہلِ علم حضرات کے ہتھکنڈوں سے پوری طرح واقف ہوتی جا رہی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ حکومت بھی یہ سمجھ جائیگی کہ یہ لوگ حقیقی اسلام سے اتنے ہی دور ہیں بلکہ زیادہ ہی دور ہیں جتنے کہ غیر مسلم ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ غیر مسلم مخالف اسلام نیک نیتی سے اسلام پر حملہ کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب نیت نیک ہو تو کبھی نہ کبھی انسان صحیح بات کو ضرور پا لیتا ہے۔ لیکن ان لوگوں نے اپنی بے دینی پر دین کا پردہ چڑھایا ہوا ہے اور محض خالی خولی اسلامی اصطلاحات کے لیبل لگا کر عوام کو سیدھی راہ سے بھٹکاتے ہیں۔ اور جو شخص ان سے اختلاف رکھتا ہے اس کو مغرب زدہ یا اور اسی قسم کے الفاظ سے بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آخر تابکے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴